سوال

(646) دو سجدوں کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس وقت میرے سامنے ''الاعتصام'' کا شمارنمبر ۲۱، جلد: ۵۵، کا صفحہ ۱۳ ہے۔ اس میں دو سجدوں کے درمیان ''انگلی سے اشارہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اشارہ نہیں کرنا چاہیے۔

شیخ عبدالعزیز نورستانی صاحب نے لکھا ہے کہ: ''حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'ثُمَّ جَلَسَ … ثُمَّ اَشَارَ بِسبابتِہٖ، وَوَضَعَ الاِبہامَ عَلَی الوُسطٰی وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِہٖ …' (مسند احمد: ۴/۳۱۷، واسنادہ صحیح، صَلُّواص: ۳۹) مسند احمد بن حنبل، رقم: ۱۸۸۵۸

نیز الشیخ حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کی کتاب ''احکام ومسائل'' (جلد اوّل، ص: ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۵) میں حسب ذیل احادیث ہیں جن سے 'بین السجدتین اشارہ بسبابۃ' کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ … بَاسِطُہَا عَلَیہَا 'صحیح مسلم، باب صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ … الخ، رقم: ۵۸۰

۲۔ عَن عَلِیِّ بنِ عَبدِالرَّحمٰنِ المُعَاوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ: رَاٰنِی عَبدُاللّٰہِ بنُ عُمَرَ، وَاَنَا اَعبَثُ بِالحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ۔ فَلَمَّا انصَرَفَ۔ نَہَانِی۔ قَالَ: اِصنَع، کَمَا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَصنَعُ۔ قُلتُ: وَکَیفَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَصنَعُ؟ قَالَ: کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ کَفَّہُ الیُمنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الیُمنٰی، وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ کُلَّہَا۔ وَاَشَارَ بِاِصبَعِہِ الَّتِی تَلِی الاِبہَامَ وَوَضَعَ کَفَّہُ الیُسرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الیُسرٰی 'صحیح مسلم، باب صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ … الخ، رقم: ۵۸۰

(الفاظ 'اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ' سے استدلال ہے۔)

۳۔ وَضَعَ الاِبہَامَ عَلَی الوُسطٰی، وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِہٖ، ثُمَّ سَجَدَ۔ رواہ احمد عن وائل: ۴/۳۱۷، وبلوغ الامانی جز: ۳، ص: ۱۴۹، وروی نحوہ ابوداود

۴۔ عَن عَبدِاللّٰہِ ابنِ زُبَیرٍ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدعُو، وَضَعَ یَدَہُ الیُمنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الیُمنٰی، وَیَدَہُ الیُسرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الیُسرٰی، وَاَشَارَ بِاِصبَعِہِ السَّبَابَۃِ، وَوَضَعَ اِبہَامَہٗ عَلٰی اِصبَعِہِ الوُسطٰی، وَیُلقِمُ کَفَّہُ الیُسرٰی رُکبَتَہٗ 'صحیح مسلم، باب صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ، رقم: ۵۷۹

نیز علامہ نورپوری نے اس مسئلہ میں جناب البانی رحمہ اللہ کے موقف (کہ اشارہ درست نہیں ہے) کے مقابلہ میں عبدالعزیز نورستانی صاحب کے موقف (کہ ''مسند احمد'' کی مرفوع حدیث عن وائل، ص: ۴/۳۱۷، کی رو سے یہ عمل درست وثابت ہے) کو درست قرار دیا ہے۔ (احکام ومسائل: ۱/۱۹۵)

سوال یہ ہے کہ آپ اپنی تحقیق سے آگاہ فرما کر ممنوع فرمائیں کہ صحیح موقف کونسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ دو سجدوں کے درمیانے جلسے میں تحریک سبابہ (انگلی ہلانے) کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال دو طرح سے ہے:

۱۔ اُن عمومی احادیث سے، جن میں نماز میں بیٹھنے کی حالت میں سبابہ (شہادت والی انگلی) کو حرکت دینے کا ذکر ہے۔ جس طرح حضرت وائل، حضرت ابن عمر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبدا بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث میں ہے۔ جب کہ دیگر روایات میں تشہد میں بیٹھنے کی قید موجود ہے۔ اس لیے مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن رُشَید رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، کہ:

'إِذَا أُطلِقَ فِی الأَحَادِیثِ الجُلُوسُ فِی الصَّلَاةِ مِن غَیرِ تَقیِیدٍ، فَالمُرَادُ بِهٖ جُلُوسُ التَّشَهُّدِ' فتح الباری:۲/۳۱۰، باب من لم یر التشهد الاول واجبا

''جب احادیث میں بحالتِ نماز مطلق بیٹھنے کا ذکر ہو، تو اس سے مراد تشہد میںبیٹھنا ہوتا ہے۔''

جس طرح ''سنن نسائی'' میں ان الفاظ میں باب قائم کیا گیا ہے: 'مَوضِعُ الیَدَینِ عِندَ الجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الاَوَّلِ' پھر اس کے تحت حضرت وائل کی حدیث بیان کی ہے۔ سنن النسائی، باب مَوْضِعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ، رقم:۱۱۵۹

اس حدیث میں 'جُلُوسٌ لِلتَّشَهُّدِ' کی تصریح نہیں۔ اس کے باوجود امام صاحب کا فہم یہ ہے، کہ یہاں 'جلوس بین السجدتین' نہیں، بلکہ ''تشہد'' کا جلوس مراد ہے۔

حضرت عبدا بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حدیث پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''سنن کبریٰ'' (۲/۱۳۲) میں یوں باب باندھا ہے: 'بَابُ الدَّلِیلِ عَلٰی اَنَّ ہٰذَا سُنَّةُ الیَدَینِ فِی التَّشَهُّدَینِ جَمِیعًا۔'

۲۔ البتہ مصنف عبدالرزاق (۲/۶۸) میں حضرت وائل کی روایت میں تحریک سبابہ کے بعد 'ثُمَّ سَجَدَ' کے الفاظ ہیں۔ اس میں عبدالرزاق، عن الثوری، عن عاصم منفرد ہے اور محمد بن یوسف فریابی کے مخالف ہے۔ جب کہ وہ حضر و سفر میں ثوری رحمہ اللہ کا مصاحب تھا۔ اس نے حدیث کے آخر میں سجدے کا ذکر نہیں کیا اور عبدا بن ولید نے اس کی متابعت کی ہے۔ اس بناء پر حدیث کے اخیر میں 'ثُمَّ سَجَدَ' عبدالرزاق کا وہم ہے۔ اس بارے میں سماحۃ الشیخ ابن باز اور علامہ البانی کا موقف بھی یہی ہے، کہ 'ثُمَّ سَجَدَ' کے جملے میں عبدالرزاق کو وہم ہوا ہے۔ جملہ روایات بھی اِسی بات پر متفق ہیں، کہ انگلی کا اشارہ پہلے اور دوسرے تشہد میں ہے۔ یہی مسلک درست ہے۔ (وا تعالیٰ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 558

محدث فتویٰ